Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ — ۶ صفر ۱۳۹۶ھ ، ۷ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش ، ۷ فروری ۱۹۷۶ء — نمبر ۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

معدے میں جلن کی وجہ سے طبیعت ناساز رہی

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

ٹانگوں میں اور سر میں شدید درد کی تکلیف رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۶ تبلیغ۔ آج مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ میں حضور نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ حکومت کی طرف سے قومی بہبودی کے لئے شجرکاری کی جو مہم جاری ہے اس میں انہیں دوسروں کی نسبت زیادہ شوق کے ساتھ اور حُسنِ عمل سے حصّہ لینا چاہیئے تاکہ ہر لحاظ سے ملک کی خوشحالی کے سامان پیدا ہوں۔

حضور نے فرمایا تمام احبابِ جماعت کو اور بالخصوص احمدی زمینداروں اور ربوہ کے رہنے والوں کو حکومت کی اس مہم میں اس کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرتے ہوئے بھرپور حصّہ لینا چاہیئے۔ یہ موسم درخت لگانے کے لئے بہت موزوں ہے۔ درخت ہوا کو صاف کرتے اور آکسیجن کو بڑھاتے ہیں جو ہماری صحت کے لئے مفید ہے۔ یہ موسموں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور پیداوار بڑھانے میں بھی ممد ہیں۔ حضور نے فرمایا حُسنِ نیت کے ساتھ موقع اور محل کے مطابق درخت لگانا اعمالِ صالحہ میں داخل ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کا موجب ہیں۔

حضور نے یہ کام خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیموں کے سپرد کرتے ہوئے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ درخت لگانے اور پھر ان کی پرورش کے سلسلے میں ضروری معلومات پر مشتمل ایک دو ورقہ بھی شائع ہونا چاہیئے جس سے احباب فائدہ اُٹھا سکیں۔

حضور نے فرمایا ایک احمدی کا ہر کام خدا کے فضل سے نمایاں طور پر دوسروں سے اچھا ہوتا ہے اور درحقیقت یہی اس کا مقام ہے۔ دعا کرو کہ یہ امتیاز اور فرقان ہر معاملہ میں ہمیشہ قائم رہے اور حُسنِ عمل ہمیشہ ہر احمدی کا طرۂ امتیاز رہے۔

آخر میں حضور نے مختصراً مسئلہ قضا و قدر کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ (باقی صفحہ ۲ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خدا شناسی کا دعا ہی ہے

خدا کی ہستی اور صفاتِ کاملہ کی معرفتِ تامہ صرف دعا ہی سے حاصل ہوتی ہے

"سورہ فاتحہ میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ دعا میں مشغول رہیں بلکہ دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سکھلائی گئی ہے اور فرض کیا گیا ہے کہ پنجوقت یہ دعا کریں پھر کس قدر غلطی ہے کہ کوئی شخص دعا کی روحانیت سے انکار کرے۔ قرآن شریف نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دعا اپنے اندر ایک روحانیت رکھتی ہے اور دعا سے ایک فیض نازل ہوتا ہے جو طرح طرح کے پیرایوں میں کامیابی کا ثمرہ بخشتا ہے۔

ہماری تقریر مذکورہ بالا سے ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح باوجود تسلیم مسئلہ قضا و قدر کے صدہا امور میں یہی سنّت اللہ ہے کہ جدّ و جہد سے ثمرہ مترتب ہوتا ہے اسی طرح دعا میں بھی جو جدّ و جہد کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔ پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثارِ صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں؟ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صنعت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔ پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خدا تعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے جیسا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خدا شناسی کا دعا ہی ہے اور خدا کی ہستی اور صفتِ کاملہ کی معرفتِ تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح یک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں اور ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۲۸-۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

موجودہ مخالفت کے زمانہ میں ہم ایک ہی راہ اختیار کرسکتے ہیں اور وہ خدا کی رحمت کی چادر میں غائب ہو جانے کی راہ ہے

جب انسان خدا سے اپنی محبّت کو انتہاء تک پہنچا دیتا ہے تو پھر خدا ہی خدا اُسکے سامنے ہوتا ہے باقی چیزیں غائب ہو جاتی ہیں

اس شور و فغاں کے زمانہ میں دعاؤں کے ساتھ خدا کی رحمت میں نہاں ہونے کی کوشش کرو اور اس کی زندہ معرفت حاصل کرو

غلبۂ اسلام کے لئے بہت دعائیں کرو اور خدا سے ایسی محبّت پیدا کرو کہ اُس کے سوا کوئی اور ہستی ہمارے لئے قابلِ توجہ نہ ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ صلح ۱۳۵۵ ہش (مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۷۶ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم محمد انور صاحب قریشی رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

جیسا کہ اخبار پڑھنے والے جانتے ہیں آجکل جماعت کے خلاف پھر بہت شور مچایا جا رہا ہے یہ شور ہماری سمجھ اور عقل سے تو نیچے ہے۔ کہتے ہیں کہ احمدی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کیوں کہتے ہیں، یہ شور مچایا جا رہا ہے کہ احمدی

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

کیوں کہتے ہیں، ہم پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہم قرآنِ عظیم کو آخری شریعت کیوں کہتے ہیں۔ اسی طرح اَور بہت سی باتیں ہیں۔ یہ بھی شور مچایا جا رہا ہے کہ احمدی اذان کیوں دیتے ہیں۔ خدا کے نام کو کیوں بلند کرتے ہیں۔

ہم ایک ہی راہ اختیار کر سکتے ہیں اور وہ وہ راہ ہے جو ہمارے آقا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور خادم مہدی علیہ السّلام نے اختیار کی اور جس کی طرف ہمیں متوجّہ کیا اور وہ راہ یہ ہے کہ اس شور و غوغا کے زمانہ میں ایک احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے پیار کی چادر میں غائب ہو جائے اور اس کا کوئی وجود نہ رہے۔ وہ گویا ایک رنگ میں تمثیلی زبان میں دُنیا کی نگاہ سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

جب ہم غور کرتے ہیں تو آپ کا یہ بیان اور آپ کا یہ کہنا کہ ایسے وقت میں ہم یارِ نہاں میں نہاں ہو جاتے ہیں قرآن کریم کی بعض آیات کی تفسیر ہی میں ہے۔

ہمیں قرآنِ عظیم نے دعا کی طرف توجہ دلائی، دعا کا حکم دیا، دعا کی حکمتیں بیان کیں۔ اسلامی تعلیم نے دعا میں شغف پیدا کرنے کی کوشش کی اور ایک مومن کو ہر وقت دعا کرنے کا عادی بنا دیا۔ یہ مقام بڑا عظیم مقام ہے کہ دوسروں پر غصّہ نہیں کرنا اور دوسروں کو ایسا جواب نہیں دینا جس سے فتنہ پیدا ہو۔ بلکہ ایسے اوقات میں "نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں" پر عمل کرتے ہوئے انتہائی کوشش کر کے خدا تعالیٰ کی رحمت اور پیار کی چادر میں نہاں ہونا ہے۔ اِس کے لئے

ہمیں دُعا سکھائی ہے

اِس لئے کہ دعا کے بغیر نہ اللہ انسان کا ولی بنتا ہے اور نہ انسان ہی اولیاء اللہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ (البقرہ: ۲۵۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(یونس: ۶۳)

خدا تعالیٰ کا ولی بن جانا یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا پیار ہے۔ انسان تو کمزور ہے خدا کا فضل اور اس کی رحمت ہی ایسا کر سکتی ہے۔ اور انسان کا ہر دوسری چیز سے انقطاع کر کے محض اللہ کے لئے ہو جانا یہ بھی بڑی بات ہے۔ اِس کے لئے بڑی قربانی اور

بڑے ایثار کی ضرورت

ہے۔ اِس کے لئے بڑی فدائیت، اِس کے لئے اپنے نفس کو مٹا دینے اور اِس کے لئے سب کچھ چھوڑ کر اُسی کو سب کچھ سمجھ لینے کی ضرورت ہے۔ اور پھر اس کے لئے، اس انقطاع کے لئے، اس نہاں ہو جانے کے لئے معرفت کی ضرورت ہے اور دعا کے بغیر انسان کو معرفت حاصل نہیں ہوتی یہ ہمیں قرآن کریم نے بتایا ہے۔ جب انسان ابتہال کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتا اور اس سے دعائیں کرتا ہے تو ان دعاؤں کے نتیجہ میں اس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفاتِ کاملہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے تب اس معرفت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اور جس وقت یہ محبت اپنی انتہا کو پہنچتی ہے تو پھر خدا ہی خدا اور اللہ ہی اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے ہر دوسری چیز اس کی نظر سے غائب ہو جاتی ہے اور وہ حقیقی طور پر خدا تعالیٰ میں نہاں ہو جاتا ہے۔

پس تم اِس شور و فغاں کے زمانہ میں دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمت میں نہاں ہونے کی کوشش کرو اور

دعاؤں کی قبولیت

کے نشان دیکھ کر اپنی زندگیوں میں ایک زندہ معرفت کو حاصل کرو۔ اور جب اور اگر اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل ہو جائے، اگر تم اس کی نگاہ میں اولیاء اللہ میں شامل ہو جاؤ تو پھر یہ شور و شر بے نتیجہ اور بے اثر ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے پیار کے سامنے غیر اللہ کی دشمنی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے، وہ ہمیں دعا کی توفیق دے اور دعا کے نتیجہ میں وہ اپنے فضل سے معرفت عطا کرے۔ اس معرفت سے وہ محبت پیدا ہو جو اس کے نیک بندوں میں اس کے لئے پیدا ہوتی ہے اور وہ ایسی محبت ہو کہ سوائے اللہ کے اَور کوئی ہستی ہمارے لئے قابلِ توجہ نہ رہے۔ اللہ ہی اللہ ہو۔ مولا بس۔ اور جب مولا بس ہو تو پھر کسی اَور چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اِن دنوں

دوست بہت دعائیں کریں

اپنے لئے معرفت کے حصول کے لئے بھی دعائیں کریں اور جس غرض کے لئے آپکو پیدا کیا گیا ہے اس کے حصول کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حقیقی اسلام کو ساری دُنیا میں قائم کرے اور خدا تعالیٰ کے وہ وعدے جو اِس زمانہ کے متعلق ہیں وہ پورے ہوں کہ مہدی علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ خدا تعالیٰ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے گا اور نوعِ انسانی

خدا تعالیٰ کے پیار میں غرق ہو کر

سب کے سب اسی میں نہاں ہو جائیں گے اور شیطان کو اور شیطانی حربوں کو اور شیطانی تدابیر کو ایسے لوگ نہیں ملیں گے جن پر وہ کامیابی سے وار کر سکتا ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دُنیا کی ہدایت کے سامان پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں دُنیا کی ہدایت کے لئے ایک نمونہ بننے کی توفیق عطا کرے کیونکہ اس کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) ربّنا افرغ علینا صبرًا و ثبّت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکٰفرین۔

(۲) اللّٰھمّ انّا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اِس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق و آداب کی ضرورت

(مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ احمدیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر اسلامی آداب و اخلاق کو جماعت میں مزید استوار کرنے اور خصوصاً نئی نسل میں انہیں مستحکم کرنے کے لئے جہاد کا اعلان فرمایا ہے۔ اس ضمن میں حضور پُر نور نے فرمایا:۔

"اسلام انسان کے چھوٹے سے چھوٹے معاملہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ وہ کھانے پینے، چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کے آداب بھی سکھاتا ہے اور پھر انسان کو باخدا انسان بنانے کی طرف بھی راہنمائی کرتا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام اسلامی آداب و اخلاق کو پہلے سمجھیں اور سیکھیں اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر نہ ہم خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہیں اور نہ دُنیا میں اسلام کو قائم کر سکتے ہیں... ضروری ہے کہ ہم صحیح ذرائع اختیار کریں۔ پہلے خود اسلامی اخلاق و آداب کو سیکھیں اور پھر اپنی اولاد کو سکھائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ میں اس وقت اس علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کو فوری طور پر اسلامی اخلاق و آداب کو مدون کرنے کے لئے ایسے علماء مقرر کر دینے چاہئیں جو اس بارہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سارے ارشادات کو اکٹھا کریں اور پھر انہیں جماعت کے مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کے سامنے ایسے طور پر پیش کریں کہ وہ ان سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔"

(الفضل ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء)

نیز حضور اقدس نے فرمایا:

"جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ پر بتایا تھا اب ہمیں اپنی اولادوں کو اسلامی آداب و اخلاق سکھانے اور ان کی تربیت کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئیے تاکہ وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیار کو حاصل کر سکیں اور اس طرح ہم جلد سے جلد نوعِ انسان کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔"

(ملخص خطبہ جمعہ ۲ رجنوری ۱۹۷۶ء
الفضل ۳ رجنوری ۱۹۷۶ء)

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اخلاق و آداب کی اعلیٰ اقدار کے بغیر انسان حقیقی رنگ میں انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہو سکتا۔ یُوں بہیمانہ زندگی تو جوں توں کر کے گذر ہی جاتی ہے مگر وہ معراجِ انسانیت جس سے انسان اُونچا مقام حاصل کرتا اور زندگی کو تابناک بناتا ہے وہ اسلامی اخلاق و آداب ہی ہیں۔

خود بشریت کے نقطۂ مرکزی اور انسانِ کامل سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخلاق کی ان بلندیوں پر فائز تھے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ (۶۸/۵)

پھر ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس اعلیٰ مقام کا حق ادا کرتے ہوئے دُنیا میں یہ اعلان فرمایا کہ:۔

بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ۔ (حدیث)

مجھے اخلاق و آداب کی اعلیٰ اقدار کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

سیّدِ وُلدِ آدم حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقامِ عالی اور اخلاق و آداب کی اعلیٰ اقدار کی وجہ سے ہی اللہ تعالےٰ نے رُوئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (۳۳/۲۲)

کہ تمہارے لئے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی میں نہایت عمدہ اور پاکیزہ نمونے موجود ہیں۔

مندرجہ بالا استدلال سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اب دُنیا میں اسلامی آداب و اخلاق کے علاوہ نہ تو صحیح اسلامی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے اور نہ ہی انسانیت کو وہ کمال حاصل ہو سکتا ہے جس کے لئے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔

جب سے کہ مسلمانوں نے غیر قوموں کی اندھی تقلید کرنی شروع کی ہے نہ ان کا دین باقی رہا نہ اخلاق و آداب باقی رہے نہ صحیح اسلامی معاشرہ کا قیام ہو سکا اور نہ ہی مسلمانوں کو غیر قوموں پر وہ فوقیت حاصل ہوئی جو ان کا اصل حق ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

مسلمانوں پہ تب اِدبار آیا
کہ جب تعلیمِ فرقاں کو بھلایا

پس جبکہ انسان اللہ تعالیٰ اور پیارے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دُوری کی وجہ سے اخلاق و آداب کی اعلیٰ اقدار سے ہی ہاتھ دھو بیٹھا ہے تو ہم احمدیوں کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ ہم اس جہاد میں پوری ہمت و طاقت سے حصہ لیں اور خود اپنے آپ میں اسلامی اخلاق و آداب کی ان عمدہ اقدار کو پیدا کریں جو کہ رسولِ پاک سرورِ کائنات سردارِ دو عالم رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے اور پھر اپنے گھروں، ہمسائیوں، محلوں، گاؤں، قصبوں اور شہروں حتّٰی کہ ساری دُنیا میں بسنے والوں کو اسلامی اخلاق و آداب کی شیرینی اور حُسن و جمال سے آگاہ کر کے انہیں ان سے آراستہ کریں۔

کیسی عمدہ اور حسین ہو گی وہ گھڑی جب ہمارے ملک اور ساری دُنیا میں بسنے والے بچے، مرد، عورتیں کیا بوڑھے اور کیا جوان، اربابِ حل و عقد، افسرانِ اعلیٰ، ملازم پیشہ، مزدور، وکیل، ڈاکٹر، انجنیئر، تاجر، کاشتکار، ہنرمند، اساتذہ، طلباء و طالبات، علماءِ کرام اور نجی کام کرنے والے سبھی اسلامی اخلاق و آداب کو اپنا کر اللہ تعالیٰ اور مُحسنِ انسانیت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کر رہے ہوں گے۔

خوب ہوشیار ہو کر سُن لو کہ اللہ تعالیٰ کا قُرب اور خوشنودی اور اس کے حضور عزت وہی خوش قسمت حاصل کر سکتا ہے جو کہ تقویٰ میں بڑھا ہوا اور با اخلاق و با ادب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ۔ (۴۹/۱۴)

بد اخلاق اور بے ادب خدا تعالیٰ کا قُرب اور اس کے حضور عزت و شرف کا مقام حاصل نہیں کر سکتا۔

پس اے میرے احمدی بھائیو اور میری احمدی بہنو! آؤ ہم سارے مل کر حضور اقدس ایدہ اللہ الودود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جہاد میں بھرپور حصہ لیں تاکہ سیدنا حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اوّلین خواہش کے مطابق ہم مکارمِ اخلاق کو ٹھوس بنیادوں پر دُنیا میں قائم کر دیں۔

سیدی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس کے لئے بہت دعاؤں کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم پیار اور محبت کے ساتھ اسلامی آداب و اخلاق کو رائج کرنے کی مہم سر کر سکیں۔"

(ملخص خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ رجنوری ۱۹۷۶ء
الفضل ۳ رجنوری ۱۹۷۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ اسلامی اخلاق و آداب سیکھنے اور سکھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

توحیدِ خالص کو سمجھنے اور ترقی کرنے کے لئے اس مسئلہ کے بارہ میں اسلامی تعلیم کو سمجھنا بہت ضروری ہے اس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ہی بعض لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے اور سمجھنے لگے کہ جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے وہ خود بخود مل جائے گا۔ بعض لوگ دعا کی قبولیت کے قائل نہ رہے اور غلط رنگ میں اس مسئلہ کو پیش کرنے کی وجہ سے غیر مسلموں کو بھی اسلام پر اعتراضات کرنے کا موقع مل گیا۔ حضور نے آئندہ خطبات میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے ارادہ کا اظہار فرمایا۔

لجنہ اماء اللہ کے چندہ ممبری کی شرح میں اضافہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر شوریٰ کے اجلاس میں فیصلہ ہوا تھا کہ اب چندہ ممبری کی شرح ۲۵ پیسے سے بڑھا کر ۵۰ پیسے ماہوار کر دی جائے لیکن صاحبِ حیثیت بہنیں اس سے زیادہ دیا کریں۔ بہرحال ۵۰ پیسے ممبری چندہ مقرر ہو گیا ہے لجنات اس کے مطابق چندہ بھجوائیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محترم مولوی دوست محمد شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۳)

خلیفہ خدا بناتا ہے

بیعتِ خلافتِ صدیقی نے ثابت کر دیا کہ جس طرح ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر میں سنگریزوں کی مٹھی چلائی اس کے پیچھے الٰہی طاقت کارفرما تھی (وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (انفال ۱۷ع) اسی طرح اگرچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتخاب بظاہر مومنوں نے کیا مگر حقیقتاً آپ کو خلافت کی قبا خدا نے اپنے دستِ قدرت سے پہنائی تھی۔ سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ شیرِ خدا نے اس حقیقت پر کیا پیارے اور مختصر فقرے میں روشنی ڈالی ہے

اِنَّمَا الشُّوْرٰی لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی رَجُلٍ وَسَمَّوْہُ اِمَامًا کَانَ ذٰلِکَ لِلّٰہِ رِضًی"

(نہج البلاغہ ص ۱۸۹ مطبوعہ طہران ۱۳۰۲ھ)
(و نہج البلاغہ مترجم ص ۷۴۲ ناشر حسین نقوی ناشر غلام علی اینڈ سنز لاہور فروری ۱۹۶۳ء)

شوریٰ کا حق صرف مہاجرین اور انصار کو حاصل ہے۔ پس جب وہ کسی شخص کی بیعت پر جمع ہو جائیں اور اسے امام کے نام سے موسوم کر دیں تو خدا کی رضا بھی وہی ہو جاتی ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے مختصر مگر جامع کلمات میں یہ بھی فرمایا کہ

رَضِیْنَا عَنِ اللّٰہِ قَضَاءَہٗ وَسَلَّمْنَا لِلّٰہِ اَمْرَہٗ .... فَنَظَرْتُ فِیْ اَمْرِیْ فَاِذَا طَاعَتِیْ قَدْ سَبَقَتْ بَیْعَتِیْ"

(نہج البلاغہ خطبہ ۳۷ حصہ اول ص ۲۲۴-۲۲۵ مترجم ناشر غلام علی اینڈ سنز ۱۹۶۷)

یعنی ہم اللہ کی اس تقدیر پر راضی ہیں اور ہمارا سر اس کے فیصلہ کے سامنے جھکا ہوا ہے۔ میں نے اپنے معاملہ میں غور کیا تو میرا اطاعت خلافت کرنا بیعتِ خلافت سے سبقت کر چکا تھا۔

حضرت علامہ ابو جعفر ابن جریر طبری اپنی مشہور تاریخ میں یہ روایت حبیب بن ابی ثابت سے درج ذیل لفظوں میں تحریر فرماتے ہیں

اِنَّ عَلِیًّا کَانَ فِیْ بَیْتِہٖ فَاَتٰی اِلَیْہِ الْخَبَرُ عَنْ جُلُوْسِ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْبَیْعَۃِ فَخَرَجَ فِیْ قَمِیْصٍ مَا عَلَیْہِ اِزَارٌ وَلَا رِدَاءٌ عَجِلًا کَرَاھِیَۃَ اَنْ یُّبْطِئَ عَنْہُ حَتّٰی بَایَعَہٗ ثُمَّ جَلَسَ اِلَیْہِ وَبَعَثَ فَاُحْضِرَ ثَوْبُہٗ فَتَخَلَّلَہٗ وَلَزِمَ مَجْلِسَہٗ"

(طبری جلد ۲ ص ۱۸۲۵)

یعنی جناب علی گھر میں تشریف فرما تھے کہ انہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کی خبر ملی۔ آپ اس وقت صرف ایک قمیص میں ملبوس تھے۔ ازار اور چادر تک نہیں تھی مگر اس کے باوجود آپ جلدی سے باہر نکل کھڑے ہوئے کیونکہ آپ کو گوارا نہ تھا کہ بیعت خلافت سے پیچھے رہ جائیں۔ چنانچہ آپ نے بیعت کی اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر وہیں سے ایک آدمی بھیجا جو آپ کے کپڑے لایا جن کو آپ نے پہنا اور جب تک حضرت ابوبکرؓ مجلس میں رونق افروز رہے آپ نے بھی بیٹھنے کا التزام فرمایا۔ سبحان اللہ! خلیفۂ بلافصل کی عقیدت و محبت کا کیا ایمان افروز نمونہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے دکھایا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

حبیب کبریا کے جناب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اقلیم زہد و فقر کے بادشاہ تھے یہی وجہ ہے کہ اطاعتِ خلافت اور درویشی کا جو اظہار اس فانی فی اللہ نے انتخابِ خلافتِ صدیقی کے موقعہ پر کیا اسی کا نمونہ آپ نے اس وقت بھی دکھایا جب صحابہ کرام ذوالنورین حضرت عثمان بن عفانؓ کی شہادت پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں بارِ خلافت اٹھانے کی درخواست کی مگر آپ نے فرمایا

"دَعُوْنِیْ وَالْتَمِسُوْا غَیْرِیْ"

مجھے چھوڑ دو اور میرے سوا کسی اور کو تلاش کرو۔ پھر فرمایا:۔

اِنْ تَرَکْتُمُوْنِیْ فَاَنَا کَاَحَدِکُمْ وَلَعَلِّیْ اَسْمَعُکُمْ وَاَطْوَعُکُمْ لِمَنْ وَلَّیْتُمُوْہُ اَمْرَکُمْ وَاَنَا لَکُمْ وَزِیْرًا خَیْرٌ لَّکُمْ مِنِّیْ اَمِیْرًا"

(نہج البلاغہ ص ۵۹ مطبوعہ ایران)

اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں بھی تم جیسا ایک فرد ہی ہوں گا اور جس شخص کو بھی والیٔ خلافت بناؤ گے میں تم سے زیادہ اس کا فرمانبردار اور مطیع رہوں گا۔ میں امیر کی نسبت وزیر بننے کو پسند کرتا ہوں۔ مگر جب صحابہ نے اصرار کیا تو بیعت لینے کے بعد فرمایا

"وَاللّٰہِ مَا کَانَتْ لِیْ فِی الْخِلَافَۃِ رَغْبَۃٌ وَّلَا فِی الْوِلَایَۃِ اِرْبَۃٌ"

(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ۲ ص ۳)

خدا کی قسم نہ کبھی خلافت میں مجھے کوئی رغبت ہوئی اور نہ ہی ولایت و حکومت ہی کا طلبگار رہا ہوں

سید العارفین فیض محمد نور بخش النوشاہی نے "مشجر الاولیاء" میں ایک حقیقت افروز روایت لکھی ہے جس سے حضرت سیدنا حضرت علیؓ کے واقعہ بیعت کی ایک گمشدہ کڑی کا سراغ ملتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جب انتخابِ خلافت کا مرحلہ درپیش تھا تو اس وقت آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل اور تجہیز و تکفین میں مشغول تھے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے انگوٹھی اتاری اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کی اور فرمایا لوگوں کے پاس جائیں اور ان کو سنبھالیں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ گئے آپ کے ساتھ حضرت عمر بن الخطاب بھی تھے۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے خلافت کے متعلق گفتگو کی تو وہ سب حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر راضی ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انگوٹھی کی برکت اور حضرت علی المرتضیٰؓ کی حسن تدبیر سے وہ سارے متفق ہو گئے۔

(تلخیص از مشجر الاولیاء ص ۲۴۳ تا ۲۴۴)

بیعتِ عامہ

سقیفہ بنی ساعدہ کی پہلی بیعت کے بعد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے معاً بعد ہوئی تھی۔ دوسری بیعت اگلے روز مسجد نبوی میں ہوئی اس بیعت کو مؤرخین بیعتِ عامہ کا نام دیتے ہیں۔

(طبری دوم ص ۱۸۲۸-۱۸۲۹، ما ثبت بالسنۃ ص ۲۷۵ از عبد الحق محدث دہلوی)

اس موقعہ پر حضرت عمرؓ کے متواتر اصرار کو دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ منبر کی طرف بڑھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد نے تڑپا دیا اور نیچے بیٹھ گئے جہاں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوا کرتے تھے۔ اس موقعہ پر تمام صحابہؓ نے ایک بار پھر بیعت کی۔ بعد ازاں خلیفہ بلافصل سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفۂ رسول اللہ نے پہلا خطاب عام کیا جو خاکساری، عاجزی، منکسر المزاجی اور بے نفسی کا آئینہ دار تھا آپ نے دورانِ خطبہ یہ بھی فرمایا

وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ حَرِیْصًا عَلَی الْاِمَارَۃِ یَوْمًا وَّلَا لَیْلَۃً قَطُّ وَلَا کُنْتُ رَاغِبًا فِیْھَا وَلَا سَاَلْتُھَا اللّٰہَ فِیْ سِرٍّ وَّلَا عَلَانِیَۃٍ

"ولکن اشفقت من الفتنۃ و مالی فی الامارۃ من راحۃ لقد قلدت امرا عظیما مالی بہ من طاقۃ ولا ید الا بتقویۃ اللہ تعالیٰ"

(تاریخ الخلفاء السیوطی ص ۴۷ . دہلی)
سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۳۸۹

خدا کی قسم! مجھے امارت و خلافت کی کبھی خواہش نہیں ہوئی نہ کبھی دن کو یہ خیال آیا نہ رات کو اور نہ میں نے مخفی یا ظاہری طور پر یہ عہدہ اللہ تعالیٰ سے طلب کیا صرف فتنہ کے ڈر سے میں نے یہ منصب قبول کیا ہے۔ مجھے اس خلافت کے قبول کرنے میں کوئی بھی راحت محسوس نہیں ہوئی بلکہ میرے سپرد ایسا کام کر دیا گیا ہے کہ میں اسے محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہی انجام دے سکوں گا۔

وصیتِ نبوی کے مطابق جنازہ

بابرکت نظام قائم ہو چکا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے صحابہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے اہم دینی فریضہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل یہ فرمایا تھا کہ

"میں وہاں دفن ہونگا جہاں روح قبض کی جائے گی"

(ترجمہ جلاء العیون جلد ۱-۲ از حضرت علامہ محمد باقر مجلسی طبع سوم ناشر تاجر کتب خانہ اثنا عشری لکھنؤ)

صحابۂ رسولؐ نے اس فرمان مبارک کی ایسے فدائیانہ رنگ میں تعمیل کی کہ حیرت آتی ہے انہوں نے اشکبار آنکھوں اور محزون و مجروح دلوں کے ساتھ آنحضرتؐ کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اسی حجرہ میں دفن کیا جس میں آپ نے انتقال فرمایا تھا بلکہ آپ کے جسدِ اطہر کو زیارت و غسل اور جنازہ کے وقت بھی اس مبارک حجرہ اور مقام مقدس سے جدا کیا جانا برداشت نہیں کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے حضور کے جنازہ کی صرف وہی منفرد اور مخصوص شکل اختیار کی جو حضور کے مقام امامت، مقام محمدیت اور مقام خاتمیت کے عین مطابق اور براہِ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز فرمودہ تھی جیسا کہ حضرت علامہ محمد باقر مجلسی مجتہد العصر نے جلاء العیون میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ نے وصیت فرمائی تھی۔

"سب سے پہلے آدمیوں میں سے وہ مجھ پر نماز پڑھے جو میرے اہلبیت میں سے مجھ سے زیادہ نزدیک ہو۔ اس کے بعد عورتیں اور لڑکے میرے اہلبیت میں سے اور ان کے بعد اور لوگ"

(ترجمہ جلاء العیون ص ۷۰، الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد ۲ ص ۲۷۶، کامل ابن اثیر جلد ۲ ص ۱۲۳ الطبری ص ۱۸۳۳، "ماثبت بالسنۃ" از عبدالحق محدث دہلوی ص ۲۶)

حضرت علامہ محمد باقر مجلسی نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ

"جناب امیر (سیدنا علیؓ) دروازے کے آگے کھڑے ہوئے اور حضرت پر نماز پڑھی بعد اس کے اصحاب کو اجازت دی کہ دس دس نفر داخل ہوتے اور گرد جنازہ کھڑے ہوتے تھے اور جناب امیر ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھتے تھے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اور یہ لوگ بھی یہی آیت پڑھتے اور درود حضرت پر بھیجتے اور باہر جاتے تھے یہاں تک کہ جمیع اہل مدینہ و اطراف مدینہ نے حضرتؐ پر درود بھیجا"

(ترجمہ اردو جلاء العیون جلد اول ص ۹۱)

بعینہٖ یہی روایت حیات القلوب جلد ۲ ص ۶۹۶ میں اور حضرت محمد بن یعقوب کلینی کی کتاب الکافی کے ص ۱۸۳ (مطبوعہ ایران) اور سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۳۸۵-۳۹۰ تالیف حضرت علی بن برہان الدین) پر بھی موجود ہے اور حضرت علامہ سیوطیؒ نے خصائص کبریٰ ص ۲۷۶ میں اور حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے "ماثبت بالسنۃ" ص ۲۶۱ میں مزید لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے صحابہ کرامؓ کو بلا امام نماز جنازہ پڑھنے کی تلقین کی اور اس کی جو لطیف حکمت بیان فرمائی وہ آپ کی نکتہ آفرینی کا نقطۂ معراج تھا۔ آپ نے فرمایا:-

"هُوَ اِمَامُكُمْ حَيًّا وَّمَيِّتًا"

(الخصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۲۷۶)

کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں بھی تمہارے امام تھے اور وفات کے بعد بھی تمہارے امام ہیں۔

(لہٰذا آپ کی نماز جنازہ کے وقت کوئی اور امام نہیں چاہیئے)

آیتِ استخلاف کی تیسری پیشگوئی

معزز حضرات! آیت استخلاف میں تیسری پیشگوئی یہ کی گئی تھی کہ نظام خلافت کی برکت سے دین اسلام کو تمکنت اور رفعت و شوکت نصیب ہوگی اور خوف کی فضا امن میں بدل جائے گی۔ خدا کی یہ بات بھی کمال صفائی سے سراسر ناموافق اور مخالف حالات میں پوری ہوئی

ام المومنین زوج النبی سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں:-

"تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ بِاَبِيْ بَكْرٍ مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ لَهَاضَهَا"

(ازالۃ الخفاء فارسی مقصد دوم ص ۷۳ از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی۔ و تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۵۳ مترجم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر میرے باپ حضرت ابوبکر صدیقؓ پر وہ مصیبتیں پڑیں اور وہ غم دل پر نازل ہوئے ...

... کہ اگر وہ کسی پہاڑ پر پڑتے تو وہ بھی گر پڑتا اور پاش پاش ہو جاتا۔ علامہ ابن خلدون رشید ازقی مورخ اسلام اس حالت کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں کہ

"وَالْمُسْلِمُوْنَ كَالْغَنَمِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ لِقِلَّتِهِمْ وَكَثْرَةِ عَدُوِّهِمْ وَاِظْلَامِ الْجَوِّ بِفَقْدِ نَبِيِّهِمْ"

(ابن خلدون جلد ۲ ص ۶۵)

مشہور مصری ادیب محمد حسین ہیکل نے بھی اپنی محققانہ کتاب ابوبکر صدیق اکبرؓ میں لکھا ہے:-

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے مسلمانوں کی حالت اس ریوڑ کی طرح ہو گئی تھی جو جاڑے کی نہایت سرد اور بارش والی رات کو ایک لق و دق صحرا میں بغیر چرواہے کے رہ جائے اور اسے سر چھپانے کو بھی کہیں جگہ نہ مل سکے۔

(ترجمہ ص ۷/۳)

افقِ عرب پر کفر و طغیان اور ضلالت و گمراہی کے سیاہ اور تاریک بادل چھا گئے تھے اور مکہ، طائف اور مدینہ کے سوا اسلام کا نام و نشان مٹ گیا حتیٰ کہ مرکز اسلام مدینۃ النبیؐ میں صرف دو مسجدیں ایسی رہ گئیں جہاں باقاعدہ نماز باجماعت پڑھی جاتی تھی۔

(مروج الذہب جلد ۲ ص ۲۷۸ للمسعودی)

اور جیسا کہ سید امیر علی مرحوم سی آئی ای ایل ایل ڈی ایل پی یو کونسلر نے لکھا ہے)

"اسلام تقریباً مدینہ کی حدود میں سمٹ کر رہ گیا تھا۔ ایک مرتبہ پھر ایک شہر کو سارے جزیرہ نما کی فوجوں سے لڑنا تھا"

(تاریخ اسلام اردو ص ۲۳)

(باقی)

دعائے مغفرت

زیر تعمیر واپڈا کالونی حیدرآباد سندھ میں میکینیکل لفٹنگ مشین کی خرابی اور اوپر سے مشین کے گرنے کی وجہ سے مکرم محمد یوسف ابن منشی دین محمد صاحب احمدی اچانک حادثہ میں مورخہ یکم فروری کو فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ۲۵ سالہ نوجوان اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے لئے سہارا تھا۔ جنازہ میں احمدیوں کے علاوہ کافی غیر از جماعت احباب نے شمولیت اختیار کی ہے۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

(مبشر احمد ... حیدرآباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدہ جات تحریک جدید میں نمایاں اضافہ

مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید جماعت احمدیہ شکرگڑھ اور راڑہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ اشاعتِ اسلام کے جذبہ کے تحت اس جماعت کے مکرم چوہدری شاہنواز صاحب اور ان کے لواحقین نے اپنے وعدے دوچند کر دیئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے نیز مکرم چوہدری صاحب موصوف آجکل بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

وکیل المال اوّل

تحریک جدید

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے نیز کئی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور پریشانیوں کو دور کر کے اُمید ہے۔ (مظفر احمد بھٹی۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار دو ماہ سے عارضہ قلب سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے۔

(سلطان علی گنجہ چک ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ خاکسار تقریباً دو ماہ سے معدہ کی تکالیف میں مبتلا ہے احباب کرام سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

شرحِ چندہ

سالانہ چندہ :۔	۶۰/- روپے
ششماہی ؍؍ :۔	۳۱/- ؍؍
سہ ماہی ؍؍ :۔	۱۶/۵۰ ؍؍
خطبہ نمبر ؍؍ :۔	۱۸/- ؍؍

(مینیجر الفضل)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور

فون نمبر:۔ ۵۲۶۲۳

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریکِ جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ چندہ ۵/- روپے

(مینجنگ ایڈیٹر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۱۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیں

فون نمبر:۔ ۶۰۲۳۰

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائینٹیفک سٹور

فون ۶۴۳۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

کاغذ ــــ اور ــــ گتہ

بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

پیپر کارنر۔ گنپت روڈ۔ لاہور،

فون نمبرز:۔ ۶۴۵۲۳/۵۳۱۱۲ پر تشریف لائیے

ملک عبداللطیف ستکوہی	ملک محمد حنیف
فون نمبر ۶۲۵۱۶	فون نمبر ۶۲۵۱۸

لیڈیز پارچات خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

الفردوس کلاتھ مرچنٹ کو یاد رکھیں

ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں ہر قسم کی کشمیری شالیں سٹولز اور مردانہ دُھسے کا تازہ سٹاک موجود ہے۔ علاوہ ازیں خلیٹ کریپ، پرنٹ شمامہ، ساٹن کریپ نیز ریڈی میڈ عوامی سوٹ زنانہ مردانہ ہر قسم کا مطابد پرنٹ، قمیضیں اور سوٹ، لٹھے کی شلواریں اور پاجامے اعلیٰ کوالٹی میں موجود ہیں۔

تشریف لا کر خدمت کا موقع دیجئے!

الفردوس کلاتھ مرچنٹ۔ ۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ماہنامہ

خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ "خالد"۔ ربوہ)

آپ کی اپنی

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول، یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!

★ انڈس ٹریول سروس ★

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل
لاہور

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی، لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۶۳۱۱۴۶۳۔ فیکٹری ۳۳۱۸۳۶

فون نمبر گھر ۴۱۶۰۰۵ ۔ ۴۱۵۱۲۱

ھُوَ النَّاصِر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ملک بھر میں مقبول
پکے رنگ ــــ اعلیٰ ڈیزائن

سفینہ کے پارچات

ہر جگہ دستیاب ہیں

ملز فون: ۷۹۴۶ ــ آفس فون ۷۶۶۲۳۰۳

• ڈریس • جینیٹ • لون • لٹھا • پاپلین
• کیمرک • پردہ کلاتھ ۱/۲ ۱ گز عرض۔

آفس سفینہ پرنٹنگ ملز منڈ گلی لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کو سرسبز بنانے کے لئے شجر کاری کی مہم

احبابِ ربوہ توجہ فرمائیں!

امسال محکمہ جنگلات پنجاب موسم بہار ۱۹۷۶ء کی شجر کاری کی مہم وسیع پیمانہ پر شروع کر رہا ہے تا زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں جس کے لئے محکمہ مذکور نے قلمیں صرف دس پیسے میں دینے کا انتظام کیا ہے اور رعایتی نرخوں پر پودے و بیج مہیا کئے جا رہے ہیں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں درختوں کے فوائد بیان کر کے ہر ہوش مند انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ زمین سے فائدہ اٹھائے اور ملک کو خوشحال بنایا جائے اور انسانی زندگی کی ضروریات کے لئے ملک خود کفیل ہو سکے۔ ماہرینِ اقتصادیات اور زراعت کے نزدیک ملک میں نہ صرف زمین کافی بیکار ہے بلکہ جس علاقہ اور ماحول کی زمین زرخیز ہے اور وہاں پانی بھی بآسانی دستیاب ہے وہاں بھی اس زمین سے کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شجر کاری کی اہمیت و افادیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسًا او یزرع زرعًا فیأکل منہ طیر او انسان او بھیمۃ الا کان لہ بہ صدقۃ۔ (البخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے جس کے نتیجہ میں پرندے انسان اور چوپائے اس کو کھاتے ہیں تو یہ امر اس مسلمان کے لئے بمنزلہ صدقہ کے ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں شجر کاری کے فوائد ذکر فرمائے ہیں اور اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ قسما قسم کے پودے لگانا اور ان کی کما حقہٗ نگرانی کرنا بہت سے اقتصادی، معاشی اور طبی فوائد و منافع رکھتا ہے۔ ملک خوشحال ہوتا ہے۔ ماحول سرسبز ہوتا ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت لگتا ہے۔ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ درختوں سے عمارتی لکڑی اور ایندھن حاصل ہوتا ہے جس کی ہمارے ملک میں بہت ہی ضرورت ہے اور ہر شخص اس کا تقاضا کر رہا ہے۔ ایندھن کی گرانی کا ایک علاج شجر کاری بھی ہے۔ درختوں سے پرندوں کی خوراک حاصل ہوتی ہے۔ شہد کی مکھیوں کے چھتے کثرت سے ہوتے ہیں۔ ٹوکریاں اور چٹائیاں بنائی جاتی ہیں۔ تمازتِ آفتاب کا علاج درختوں میں ہے۔ ہمارے ملک میں گرمی سخت ہوتی ہے ماحول کو خوشگوار اور سایہ دار بنانے کے لئے درختوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ طبی لحاظ سے کئی بیماریوں کا علاج درختوں کے سایہ میں ہوتا ہے۔ ان کی چھال اور پتے بطور علاج کے استعمال ہوتے ہیں۔ نیم اور یوکلپٹس کے درخت کئی وبائی امراض میں مفید ہیں۔ شجر کاری زمین کی افادیت میں اضافہ کا باعث ہے اور یہ ملک کی بہت بڑی خدمت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شجر کاری کو بمنزلہ صدقہ کے فرمایا ہے کیونکہ یہ ایک ایسی خدمت خلق ہے جس سے اپنے اور بیگانے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ حکومت کی اس مہم میں تعاون کرے۔

ربوہ میں غیر معمولی گرمی ہوتی ہے اور سخت گرم ہوا چلتی ہے۔ بعض اوقات ناقابلِ برداشت حد تک گرمی ہو جاتی ہے اس کا ایک علاج شجر کاری بھی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بارہا اہالیانِ ربوہ کو درخت لگانے کا ارشاد فرمایا ہے تا ربوہ کو خوبصورت اور سرسبز بھی بنایا جائے اور گرد و غبار کے طوفان اور گرمی کی شدت کو کم کیا جا سکے۔

(شیخ نور احمد منیر)

ایگو الیکٹرک موٹرز
۱/۲ تا ۴۰ ہارس پاور ——— تھری فیز
امپورٹڈ میٹیریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے
قیمت مناسب ——— ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں!
ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ۔ فون ۱۶۵

لازمی چندہ جات کی باشرح ادائیگی اواخر اپریل تک ضروری ہے

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی کُل آمد پر باشرح ادائیگی اواخر اپریل تک مالی سال کے ختم ہونے سے قبل ضروری ہے۔ مخلصین جماعت کُل آمد پر چندہ عام/حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی باشرح ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور اموال میں بے حد برکت دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ جو لجنہ جلسہ سالانہ پر نہ لے گئی ہوں وہ اب منگوا لیں۔ ہر لجنہ کے پاس سالانہ رپورٹ کا ہونا ضروری ہے۔ اس میں لجنہ کے کاموں کے بارے میں ہدایات اور سکیمیں درج ہیں۔ اس کے مطالعہ سے لجنہ کے کام کرنے میں راہنمائی ملتی ہے۔ لجنات جلد منگوا لیں اور اس کے مطابق کام کریں۔ (سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کا بھانجہ عزیزم شاہد احسن ابن ڈاکٹر حکیم محمد احسن خان صاحب عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل صحت دے کر برکت والی عمر دے اور خادم دین بنائے۔

(ریاض احمد چودھری۔ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی صدر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر: ۶۲۹۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیے

احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
نیو پاک جیولرز
۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۳
ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا
——— واحد مرکز ———
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی
دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی فیشن کوکے
ہر وقت دستیاب ہیں
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر)